آیا۔ ٹوٹی پھوٹی اسپینی زبان میں میں نے اپنے ترجمان سے کہا کہ وہ یہ کہدے کہ جو کچھ پیش آیا تھا، وہ اس کے بارے میں بادشاہ کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا بلکہ وہ اس کے بیٹے شہزادہ سے انصاف کرنے کی مانگ کرے گا۔ اس کے لطف و کرم کے بارے میں اسے شبہ نہ تھا۔ لیکن بادشاہ نے میرے ترجمان کی بات نہ سنی بلکہ اپنے بیٹے کا نام سنتے ہی وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ غالباً میں نے اس پر الزام لگایا تھا اور اسے بلوایا گیا۔ وہ بڑے انکسار اور خوف زدہ حالت میں آیا۔ آصف خاں کانپنے لگا اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ انگشت بدنداں تھے۔

## ایک عورت کو سزا!

جس عورت کو سزا دی گئی تھی وہ نورمحل سے وابستہ تھی۔ اور کسی کام سے اسے خواجہ سرا کے ساتھ بادشاہ کے محل میں لے جایا گیا تھا۔" اس عورت کو کمر سے اوپر تک زمین میں گاڑ دیا گیا، اس کے پیروں کو بلی سے باندھ دیا گیا۔ وہاں اسے دو دن اور دو رات بلا کھانا پانی کے رکھا گیا۔ اس کا سر اور بازو کھلے تھے سورج کی تپش میں وہ کھڑی تھی۔ اگر وہ اس دوران مر جائے تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن خواجہ سرا کو ہاتھی کے پیر کے نیچے کچلوا کر مروا دیا گیا۔ رو نے یہ بھی لکھا ہے کہ" وہ دوشیزہ باتوں کے فریب، جواہرات اور ایک لاکھ روپے کی لالچ میں آکر راضی ہوگئی تھی۔"

## خسرو کا قضیہ!

رو نے لکھا ہے کہ "خرم، نورجہاں، آصف خاں اور اعتماد الدولہ" اعلیٰ اختیار رکھتے تھے اور" سب لوگوں" پر حکومت کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک خسرو زندہ رہے گا اور قید سے اس کی آزادی" جنتا" کے مفاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ اس لئے انہوں نے اسے اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کی۔

" ایک عورت کے سحر انداز چاپلوسی کے جھوٹے آنسوؤں سے" نورمحل نے بادشاہ کو فریفتہ کر لیا اور اس سے یہ کہا کہ خسرو کی جان خطرہ میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہذا اس کی جا

کی حفاظت کے لئے اسے اس کے بھائی کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ اور اسے راجپوت محافظ دستے کی نگرانی میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر جب جہانگیر نشے میں تھا تو وہ اس بارے میں اس سے ایک حکم نامہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک رات اپنے محافظ سپاہی کے ساتھ آصف خاں تواب رائے کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ بادشاہ کے حکم کے مطابق وہ خسرو کو اس کے حوالے کر دے۔ اس راجپوت نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھوں سے خسرو کو اس کے حوالے کیا تھا۔ اور کوئی اسے اس سے اس وقت تک نہیں لے سکتا جب تک سویرے وہ بادشاہ سے اس بارے میں معلوم نہ کرے۔ صبح جب اس نے جہانگیر سے اس بارے میں معلوم کیا تو اس نے جواب دیا۔ "تم نے وفاداری ایمانداری کا کام کیا ہے۔ تم نے دور اندیشی کا جواب دیا تھا۔ تم اپنا فرض انجام دیتے رہو اور کسی طرح کے حکم کی پرواہ نہ کرو۔"

۷ار اکتوبر ۱۶۱۶ء کو خسرو کو آصف خاں کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کی بہن اور حرم سرا کی بہت سی مستورات نے اس بات کا ماتم کیا اور کھانا نہیں کھایا۔ تمام لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ جہانگیر نے محض اپنے بیٹے کی زندگی نہیں بلکہ اپنی زندگی "ایک حوصلہ مند شہزادے اور دغا باز ایک جماعت" کے ہاتھوں میں سونپ دی تھی۔ رو نے لکھا ہے کہ " وہ غریب شہزادہ ایک ببر شیر کے قبضے میں ہے۔ وہ گوشت نہیں کھاتا اور اس کی یہ خواہش ہے کہ اس کا باپ خود ہی اس کی جان لے لے اور اس کے دشمنوں کو کامیابی اور خوشی حاصل نہ ہونے دے:" سارے دربار کے لوگ کانا پھوسی میں لگے ہوئے ہیں۔ امراء رنجیدہ ہیں اور عوام شور و غل کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ بہت خطرناک ہے۔" (جاری)

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆